30788 ـ نماز ظہر کے دوران یاد آیا کہ صبح کی نماز ادا نہیں کی

سوال

ظہر کی نماز باجماعت سے میری تین رکعت رہ گئی اور جب میں نے دو رکعت مکمل کی تو مجھے یاد آیا کہ میں نے تو فجر کی نماز بھی ادا نہیں کی ۔ میں مریض تھا ۔ تو پھر میں نے دو رکعت کے بعد نماز توڑ کر فجر کی نیت کر لی اور اس کے بعد ظہر کی نماز ادا کی، کیا میرا عمل صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

اس سوال کا جواب تین نقاط پر مشتمل ہے:

اول:

رہ جانے والی نمازوں کی ترتیب کا حکم:

آئمہ ثلاثہ امام ابو حنیفہ، امام مالك، اور امام احمد رحمہم اللہ تعالی کا مسلك ہے کہ فوت شدہ نمازیں قضاء کرتے وقت ترتیب واجب ہے، اس کی دلیل خندق والے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ نمازیں رہ گئیں تو آپ نے ترتیب کے ساتھ انہیں قضاء کر کے ادا کیا تھا:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق والے روز عصر کی نماز غروب آفتاب کے بعد ادا کی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (641) صحیح مسلم حدیث نمبر (631).

اور ایك دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (631).

دیکھیں: المغنی ابن قدامۃ (2 / 336).

دوم:

اگر ترتیب بھول جائے تو کیا ساقط ہو جائیگی ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ:

جی ہاں بھول جانے کی صورت میں ترتیب ساقط ہو جائیگی، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے میری امت سے خطا اور بھول، اور جس پر انہیں مجبور کیا گیا ہو معاف کر دیا گیا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2043) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجہ حدیث نمبر (1662) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام ابو حنیفہ، اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ دونوں کا مسلك بھی یہی ہے.

دیکھیں: فتح القدیر (1 / 424) اور المغنی ابن قدامہ (2 / 340) اور الشرح الممتع (2 / 139).

اور اگر کوئی شخص نماز بھول جائے اور دوسری نماز کا وقت شروع ہو جانے کے بعد اسے یاد آئے تو اس کی تین حالتیں ہیں:

1 ـ موجودہ نماز شروع کرنے سے پہلے رہ جانے والی نماز یاد آجائے تو اس وقت اسے فوت شدہ نماز پہلے ادا کرنا ہو گی اور پھر موجودہ نماز ادا کرے گا.

2 ـ موجودہ نماز مکمل کرنے کے بعد فوت شدہ نماز یاد آئے کہ اس نے تو وہ نماز ادا ہی نہیں کی، چنانچہ اس کی موجودہ نماز صحیح ہو گی اور وہ صرف فوت شدہ نماز ہی ادا کرے گا، بھول جانے کی بنا پر ترتیب کے ساتھ ادائیگی میں معذور ہو گا.

3 ـ اسے موجودہ نماز ادا کرنے کے دوران یاد آئے کہ اس نے تو اس سے قبل والی نماز ادا نہیں کی، تو اس حالت میں وہ موجودہ نماز مکمل کرے اور یہ اس کے لیے نفل ہونگے، اور پھر وہ فوت شدہ نماز ادا کرنے کے بعد موجودہ نماز ترتیب کے ساتھ ادا کرے گا، امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 336 - 340).

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا قول یہی ہے، امام مالك رحمہ اللہ تعالی نے موطا میں روایت کیا ہے کہ:

نافع بیان کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کہا کرتے تھے:

" جس کی بھی کوئی نماز رہ گئی ہو اور اسے امام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے یاد آئے، تو امام کی سلام پھیرنے کے بعد رہ جانے والی فوت شدہ نماز ادا کرے، اور پھر اس کے بعد دوسری نماز ادا کرے"

دیکھیں: موطا امام مالك حدیث نمبر (408).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(دوران نماز جب بھی فوت شدہ نماز یاد آئے تو یہ ایسے ہی ہو گی جیسے اسے نماز شروع کرنے سے قبل یاد آتی، اور اگر موجودہ نماز کے دوران یاد نہیں آتی بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو جمہور علماء کرام مثلا امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد، کے ہاں اس کی موجودہ نماز کفائت کر جائیگی...) اھـ

دیکھیں: الفتاوی الکبری (1 / 112).

جس نماز میں ہے اسے پوری کرنا بطور استحباب ہے، نہ کہ واجب، چنانچہ اگر وہ اس نماز کو توڑ کر فوت شدہ نماز ادا کرے اور پھر موجودہ نماز اس کے بعد ادا کرلے تو جائز ہو گا.

مہنا رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے امام احمد رحمہ اللہ تعالی کو کہا: میں عشاء کی نماز ادا کر رہا تھا، مجھے دوران نماز یاد آیا کہ میں نے تو مغرب کی نماز ادا نہیں کی، چنانچہ میں عشاء کی نماز ادا کر لی، اور پھر مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد عشاء کی نماز لوٹائی ؟

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہنے لگے:

آپ نے صحیح کیا

میں نے کہا: جب مجھے دوران نماز یاد آیا تھا تو کیا مجھے نماز توڑ نہیں دینی چاہیے تھی ؟

امام احمد رحمہ اللہ کہنے لگے: کیوں نہیں.

میں نے کہا: تو پھر میں نے صحیح کیسے کیا ؟

وہ کہنے لگے: یہ سب جائز ہے .

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (2 / 339).

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ: جو موجودہ نماز ادا کر رہا ہے اسے مکمل کرے، اور پھر بعد میں فوت شدہ نماز ادا کر لے، تو اس پر موجودہ نماز دوبارہ لوٹانی لازم نہیں، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مسلك یہی ہے.

دیکھیں: المجموع (3 / 70).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اسے ہی اختیار کیا ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (12 / 221).

لیکن پہلا قول زیادہ محتاط ہے.

سوم:

سائل کا یہ قول:

اس نے بیمار ہونے کی وجہ سے صبح کی نماز ادا نہیں کی تھی.

یہ عمل صحیح نہیں؛ کیونکہ نماز کا وقت نکل جانے تك نماز ترك کرنے کے لیے بیماری کوئی عذر نہیں، بلکہ مسلمان شخص پر بروقت نماز ادا کرنا فرض ہے، پھر اگر وہ مریض ہے تو اپنی استطاعت کے مطابق نماز ادا کرے کیونکہ اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں فرماتے.

چنانچہ اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے سے عاجز ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کر لے، اور اگر بیٹھنے سے بھی عاجز ہو تو پہلو کے بل نماز ادا کر لے، اور اگر وضوء کرنے سے عاجز ہو تو تیمم کر لے، اور اگر اس کے بدن نجاست لگی ہو اور وہ اسے زائل کرنے سے عاجز ہو تو جس حالت پر ہے اسی حالت میں نماز ادا کر لے، اور اسی طرح .

لیکن اس کے لیے طہارت و پاکیزگی اور نجاست زائل کرنے سے عاجز ہونے کی بنا پر نماز وقت سے تاخیر کرنی جائز نہیں، بلکہ وہ حسب استطاعت نماز ادا کرے گا، اور جس قدر اس میں نماز کے واجبات اور فرائض ادا کرنے کی استطاعت ہو گی وہ حسب استطاعت ادا کرے گا، لیکن جس کی استطاعت نہیں رکھتا وہ عدم استطاعت کی بنا پر اس سے ساقط ہو جائینگے.

دیکھیں: شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا " احکام صلاۃ المریض و طہارتہ " کے موضوع پر لکھا ہوا پمفلٹ.

واللہ اعلم .